بیاد

مردِ کامل شیخ الحدیث مولانا عبدالحق

مولانا قاری قیام الدین الحسینی

یہ بزمِ دانش سے کون اُٹھا ہے — کہ دل پہ کوہِ الم گرا ہے
دھواں دھواں سا جو اُٹھ رہا ہے — یہ علم دیں کا دِیا بجھا ہے
محدثِ وقت تھا ولی تھا — فقیہہ تھا، عاشقِ نبی تھا
نشانِ صدق و وفا جلی تھا — روانہ سُوئے بقا ہوا ہے
علومِ نبوی ﷺ کا وہ امیں تھا — وہ شیخ مدنی رحمہ اللہ کا جانشیں تھا
سکونِ اہلِ دلِ حزیں تھا — دکھا گیا کر کے جو کہا ہے
مجاہدوں کا وہ مقتدا تھا — وہ سرفروشوں کا رہنما تھا
جنہوں نے رشیا جھکا دیا تھا — وہ کارواں اب اداس سا ہے
گِھرا رہا گو مرض میں یکسر — چلی مصائب کی بادِ صرصر
ہوئی نہ نانِ جویں میسر — یہ غنچہ پھر بھی کِھلا رہا ہے
نفاذِ اسلام ہو وطن میں — بہار آ جائے اس چمن میں
رہا مسلسل اسی لگن میں — اسمبلی میں وہ گونج اٹھا ہے
لگا کے حقانیہ کا گلشن — کیے ہیں دیں کے چراغ روشن
کلی کِھلی دل کی کر کے روشن — چمن وہ دیکھو مہک رہا ہے
جو لمحہ صحبت میں ان کی گزرا — قسم ہے حاصل تھا زندگی کا
ہمارا دل یہ پکارتا تھا — مَلک فلک سے اُتر پڑا ہے
مجھے حسینی ہے ان سے اُلفت — کی عمر بھر دینِ حق کی خدمت
ملے توسّل سے ان کے جنت
یہی تمنا یہی دعا ہے